ہندوآر ایس ایس اور اخوان المسلمون؟

ڈاکٹر محمد رضی الاسلام ندوی

بھارتی کانگریس پارٹی کے صدر راہل گاندھی نے اپنے دورۂ یورپ میں انٹرنیشنل انسٹی ٹیوٹ آف اسٹرے ٹیجک اسٹڈیز، لندن میں بھارتی ہندو انتہاپسند تنظیم 'راشٹریہ سویم سیوک سنگھ' (آر ایس ایس) کی پالیسیوں پر تنقید کرتے ہوئے کہا: ''آر ایس ایس ہندستان کا نیچر بدلنا چاہتی ہے۔ وہ ملک پر ایک مخصوص نظریہ تھوپنے کی خواہاں ہے۔ وہ نظریہ ایسا ہی ہے جیسا عرب دنیا میں اخوان المسلمون کا نظریہ ہے''۔

کانگریسی صدر کے اس بیان سے اخوان المسلمون کے بارے میں پیدا ہونے والی غلط فہمی کے ازالے کے لیے درج ذیل نکات قابلِ غور ہیں:

۱- عصرِ حاضر کے ہندستان میں جن لوگوں نے ہندو مذہب اور ہندو تہذیب کے احیا کی کوششیں کی ہیں، ان میں راجا رام موہن رائے، سوامی دیانند سرسوتی، ساورکر، لالہ لاجپت رائے، سوامی شردھانند اور مدن موہن مالویہ جیسے انتہاپسندانہ اور نسل پرستانہ سوچ کے حاملین خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ ان افراد نے مختلف تنظیمیں قائم کیں اور ان کے تحت اپنی سرگرمیاں انجام دیں۔ راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) نامی تنظیم بھی ہندو احیا پرستی کی علَم بردار ہے۔ اس کی تاسیس ۱۹۲۵ء میں ہیڈ گوار نے کی تھی۔ اس کے دوسرے سرچالک گول والکر تھے۔ انھوں نے ۱۹۴۰ء سے ۱۹۷۳ء تک اس کی سربراہی کی اور اپنی تحریروں کے ذریعے اس کی فکری بنیادیں استوار کیں۔ ان کی کتب: We or our Nationhood Defined اور Bunch of Thoughts میں وہ افکار تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں، جن پر بعد میں آر ایس ایس کی نظریاتی بنیادیں استوار کی گئیں۔

۲- آر ایس ایس کا نظریۂ قومیت یہ ہے کہ: ''کوئی شخص محض ہندستان میں پیدا ہونے سے ہندستانی قومیت کا حصہ نہیں بن سکتا، بلکہ قومیت کے عناصر ترکیبی میں نسل، پیدایش، کلچر، زبان اور جغرافیے کے ساتھ ساتھ مذہب بھی شامل ہے''۔ اس کے نزدیک: ''ملک میں ہندوؤں کے مفاد کے لیے کام کرنا فرقہ پرستی نہیں، بلکہ قومی کام ہے''۔

۳- آر ایس ایس کے نزدیک: ''ہندستان کی اکثریت ہندوؤں کی ہے، اس لیے اسے ہندو راشٹر ہونا چاہیے۔ جو لوگ ہندو قومی ریاست کے تصور سے خود کو الگ رکھتے ہیں، وہ ملک دشمن ہیں''۔

۴- آر ایس ایس کا کہنا ہے کہ: ''بھارت میں رہنے والی اقلیتوں کو اپنی تہذیبی شناخت مکمل طور پر ختم کر لینی چاہیے اور خود کو اکثریتی فرقے کے کلچر میں ضم کر دینا چاہیے''۔

۵- آر ایس ایس، ہندو راشٹر [ہندو قوم] کی تعمیر 'منوسمرتی' [منو قوانین] کی بنیاد پر کرنا چاہتی ہے، جس کے تحت انسانی معاشرے کو چار طبقات میں تقسیم کیا گیا ہے۔ یہ تصوّر آج خود ہندوؤں کے بڑے طبقے کے نزدیک قابلِ قبول نہیں ہے۔ اس لیے اس سے توجہ ہٹانے کے لیے اس انتہا پسند تنظیم نے اپنی آئیڈیالوجی کی بنیاد مسلم دشمنی پر رکھی ہے۔ اس کے نزدیک: ''مسلمان بیرونی حملہ آور ہیں، جنھوں نے ملک کو لوٹا ہے اور لالچ اور جبر کے ذریعے یہاں کی آبادی کے ایک حصے کو مسلمان بنایا ہے۔ اس لیے ان کی شدھی اور گھر واپسی کرانی چاہیے''۔ وہ کہتی ہے کہ: ''مسلمانوں کے لیے یہاں دو ہی راستے ہیں کہ یا تو خود کو ہندو تہذیب میں ضم کر لیں، یا پھر اکثریتی ہندو طبقے کے رحم و کرم پر زندہ رہیں''۔

۶- آر ایس ایس، جرمنی میں ہٹلر کے ہاتھوں یہودیوں کے قتلِ عام کو تحسین کی نظر سے دیکھتی اور کہتی ہے کہ اس جرمن نسل پرستی میں بھارتی ہندوؤں کے لیے بڑی رہ نمائی ہے۔

۷- اگر کوئی شخص آر ایس ایس کا موازنہ اخوان المسلمون سے کرتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اخوان کے بارے میں کچھ نہیں جانتا اور اخوان کے افکار و نظریات، اس کی سرگرمیوں اور تاریخ سے اسے ادنیٰ سی بھی واقفیت نہیں ہے۔

۸- اخوان المسلمون کی تاسیس ۱۹۲۸ء میں مصر میں ہوئی۔ اس زمانے میں عرب قومیت کا جادو سر چڑھ کر بول رہا تھا۔ فرعونی تہذیب کے احیا کی باتیں ہو رہی تھیں، آزادیِ نسواں کے نام پر

اباحیت وعریانیت کو ہوا دی جارہی تھی۔ اس فضا میں امام حسن البنا نے اصلاحِ معاشرہ کی جدوجہد کی اور مغربی تہذیب کے بجاے اسلامی تہذیب کی بالادستی کی دعوت دی۔

۹- اخوان کی تحریک ۱۹۳۹ء تک خاموش اصلاحی جدوجہد تک محدود رہی اور اس کی دعوت کو خوب فروغ ہوا۔ لیکن دوسرے مرحلے میں جب انھوں نے سیاسی میدان میں قدم رکھا اور انتخابات میں حصہ لینے کا فیصلہ کیا، تب اس کی بے پناہ مقبولیت کی وجہ سے وہ برطانوی سامراج کی کٹھ پتلی مصری حکومت کی نظر میں کھٹکنے لگی۔ ۱۹۴۸ء میں اخوان نے جنگِ فلسطین میں حصہ لیا اور خوب دادِ شجاعت دی تو عالمی سطح پر باطل کے ایوانوں میں زلزلہ آ گیا۔ انگریزوں نے ان کی سرکوبی کے لیے مصری حکومت پر دباؤ ڈالا۔ تنظیم پر پابندی عائد کردی گئی اور اس کے ارکان کو داخلِ زنداں کردیا گیا۔ ۱۲فروری ۱۹۴۹ء کو امام حسن البنا کو قاہرہ میں شہید کردیا گیا۔ ۱۹۵۲ء میں مصر کے فوجی آمر جمال عبدالناصر نے اپنے اُوپر قاتلانہ حملے کا الزام اخوان پر ڈال کر ان کے خلاف داروگیر کی زبردست مہم چھیڑ دی۔ ۱۹۵۴ء میں ان کے چھے رہ نماؤں کو پھانسی دے دی گئی، جن میں سے ایک جسٹس عبدالقادر عودہ تھے۔ پھر ۱۹۶۶ء میں اس کے چار رہ نماؤں کو تختۂ دار پر چڑھایا گیا، جن میں سے ایک مفسرِ قرآن اور عربی کے منفرد ادیب سیّد قطب شہید بھی تھے۔ پھر مختلف مواقع پر اخوان کو خوب مشقِ ستم بنایا گیا۔ اب بھی چند سال سے وہ سخت آزمایش میں مبتلا ہیں۔

۱۰- اخوان کو آر ایس ایس جیسی تنگ نظر، خونی فرقہ پرست اور دہشت گرد تنظیم سے تشبیہ دینا بڑی نادانی کی بات ہے۔ اخوان نے قومیت کے مروّجہ نظریے کے برعکس عالمی اخوت کا تصور پیش کیا۔ انھوں نے حکومتوں سے اصلاح کا مطالبہ کیا اور اسلامی نظام قائم کرنے کی بات کی، لیکن ملک کے دیگر مذہبی یا اقلیتی گروہوں کے بارے میں ہرگز منافرت نہیں پھیلائی۔

۱۱- افسوس کہ اخوان کے بارے میں عالمی سطح پر من گھڑت غلط فہمیاں پھیلائی گئیں، جھوٹے اور بے بنیاد الزامات لگائے گئے اور بے جا طور پر اسے ایک دہشت گرد تنظیم کہا گیا۔ یہ سلسلہ اب بھی برابر جاری ہے۔ دشمنوں سے کیا گلہ، افسوس کہ بعض مسلم حکومتیں، مسلم جماعتیں اور مسلم شخصیات بھی اس معاملے میں پیچھے نہیں رہیں۔

۱۲- اخوان نے کبھی طاقت، جبر اور تشدد کا راستہ نہیں اختیار کیا اور زیرِ زمین سرگرمیاں نہیں

انجام دیں، بلکہ ہمیشہ پُرامن جدوجہد کی اور کھلے عام اپنی سرگرمیاں انجام دیں۔ اس کے باوجود ان پر الزام لگایا جاتا ہے کہ یہ خارجی اور باغی ہیں۔

کتنی عجیب بات ہے کہ جو تنظیم خود ریاستی اور گروہی دہشت گردی کا شکار ہوئی ہو، جس کے لاکھوں ارکان و وابستگان کو جیلوں میں ٹھونس کر بدترین مظالم کا نشانہ بنایا گیا ہو، اور وقفوں وقفوں سے جس کی لیڈرشپ کو تختۂ دار پر لٹکا دیا گیا ہو، خود اس پر دہشت گرد ہونے کا لیبل چسپاں کر دیا جائے۔

۱۳- اخوان المسلمون مصر کی تنظیم ہے۔ لیکن معلوم نہیں کیوں، کچھ عرصے سے بعض بھارتی حضرات اخوان کے خلاف مہم چھیڑے ہوئے ہیں۔ اس کے سربراہوں کو دہشت گرد قرار دیتے اور سوشل میڈیا پر ان کے خلاف جھوٹا پروپیگنڈا کرتے ہیں۔

اگر الزام تراشوں کی یہ تمام باتیں درست مان بھی لی جائیں تو یہ سوال پھر بھی باقی ہے کہ:

- بھارت میں اخوان المسلمون کو رد کرنے کی کیا ضرورت پیش آ گئی؟
- ایسا تو نہیں ہے کہ عالمی منظرنامے میں اخوان المسلمون کا رد کمائی کا ذریعہ بن گیا ہے؟
- کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ خود عالمِ عرب میں اخوان کے خلاف چند حکومتوں کا معاندانہ رویہ، بھارتی انتہاپسندوں کا راستہ کشادہ کرے گا۔
- کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ اخوان کے خلاف جتنی مبالغہ آمیز داستان سرائی اور دھواں دھار تقریریں کی جائیں گی، اس کی بنیاد پر بھارت میں بسنے والے مسلمانوں کو نشانہ بنانے کے لیے فضا کو زہرآلود کرنا آسان ہوگا۔